چہل قدمی
برائے میّت
مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

از

مفسرِ اعظم پاکستان، فیضِ ملت، آفتابِ اہلِ سنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحاج الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ القوی

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

امابعد! بعض مقامات پر مسلمان جنازہ کے وقت چہل قدمی کرتے ہیں اسے وہابی دیوبندی بدعت کہتے ہیں۔ فقیر نے چاہا کہ اس مسئلہ کی تحقیق احادیث صحیحہ اور کُتبِ فقہ سے عرض کردوں تا کہ اہلِ اسلام کا بھلا ہو۔

مقدمہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ چہل قدمی بدعت ہے ان کا ایسا کہنا غلط ہے۔ اس لئے چہل قدمی یعنی دس قدم پر کندھا بدلنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔ بعض احادیث میں اس کے سنّت ہونے کی تصریح موجود ہے اور متعدد احادیث میں اس کے فوائدِ جلیلہ مذکور ہیں۔ فقہ حنفی کی اکثر کُتبِ مبارکہ میں موجود ہیں اس لئے اس کو مسنون قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا چہل قدمی کو بدعت نہ کہے گا مگر وہی جو پاگل ہے یا بدمذہب وہابی۔ سنّی حنفی مسلمان ایسے لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھریں گے۔ اور اس مسنون طریقہ کو ہرگز ہرگز ترک نہ کرینگے۔ (انشاء اللّٰہ ثم انشاء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

قاعدہ: جو مسئلہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہو اسے بدعت کہنا گمراہی ہے۔ الحمدللّٰہ یہ مسئلہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے فتویٰ بدعت لگانے والے عادت سے مجبور ہیں۔ ان کی عادت ہے کہ جو عمل اہلسنّت سے مُروّج ہو اور ان کے کسی بڑے مولوی لیڈر کے مطالعہ کی کمی سے نظر سے نہ گذرا تو اس نے بدعت کہہ دیا تو اس کے منہ سے لفظ بدعت نکل گیا وہ ان کے نزدیک بدعت ہے۔ اگرچہ وہ احادیث سے بھی ثابت ہے۔

باب اوّل

اس باب میں فقیر احادیثِ صحیحہ عرض کرتا ہے۔

(۱) حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں: مَنِ اتَّبَعَ جِنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ كُلِّهَا فَإِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ إِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَإِنْ شَاءَ فَلْيَدَعْ. (رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن ماجہ البیہقی)[۱]

---

[۱] (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی شھود الجنائز، حدیث ۱۴۷۸، جلد۱، صفحہ ۴۷۴، دارالفکر، بیروت)

کتاب مسند أبی داود الطیالسی میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے: إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمُ الْجِنَازَةَ فَلْيَأْخُذْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ لِيَتَطَوَّعْ بَعْدُ أَوْ لِيَذَرْ فَإِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ

(مسند أبی داود الطیالسی، ما أسند عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ، حدیث ۳۳۰، جلد۱، صفحہ ۲۶۰، دارھجر، مصر)

یعنی جوشخص جنازہ کے پیچھے چلے اسے چار پائی کی تمام طرفوں کوکندھا دینا چاہئے کیونکہ ایسا کرنا سنّت ہے پھر چاہے تو جنازہ اُٹھائے رکھےاور چاہےتو جنازہ اُٹھانا چھوڑ دے۔

قاعدہ: فنِ حدیث کا قاعدہ ہےصحابی کا قول وفعل بھی سنّت میں داخل ہے بالخصوص وہ جلیل القدر صحابی جنہیں صحبتِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے وافر حصّہ نصیب ہو۔

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں، مِنَ السُّنَّةِ حَمْلُ السَّرِيْرِ بِجَوَانِبِهِ الْأَرْبَعِ

"رواه محمد بن الحسن فى كتاب الآثار عن ابى حنيفه ورواه ابو دائود الطيالسى" [۲]

یعنی جنازہ کی چار پائی کو چاروں طرفوں سے کندھا دینا سنّت ہے۔

یہ حدیث ان کتابوں میں ہے۔(۱) آثار ابو حنیفه (۲) ابو دائود طيالسى

(۳) منصور بن المعتمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مِنْ السُّنَّةِ حَمْلُ الْجِنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْأَرْبَعَةِ

(رواه محمد بن الحسن كذافى فتح القدير) [۳]

یعنی جنازہ اٹھانے میں سنّت یہ ہے کہ چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دیا جائے۔

---

[۲] متن کے الفاظ مسند الامام ابی حنیفۃ میں اسی طرح ہیں۔

(مسند الامام ابی حنیفۃ، باب المیم، روایۃ عن منصور بن المعتمر، صفحہ ۲۲۱، مکتبۃ الکوثر۔الریاض)

کتاب الآثار میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے۔أن من السنة حمل الجنازة بجوانب السرير الأربعة

کتاب مسندأبی داود الطیالسی میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے: إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمُ الْجِنَازَةَ فَلْيَأْخُذْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ لِيَتَطَوَّعْ بَعْدُ أَوْ لِيَذَرْ فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ

(کتاب الآثار، باب حمل الجنائز، حدیث ۲۳۵، جلد ۲، صفحہ ۵۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(مسند أبی داود الطیالسی، ما أسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حدیث ۳۳۰، جلد ۱، صفحہ ۲۶۰، دار ھجر، مصر)

یہ حدیث فقہ کی تمام مشہور کتب جیسے فتاوی عالمگیری، درمختار، جوہرہ وغیرہ میں موجود ہے۔

[۳] (فتح القدیر للکمال ابن الھمام، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل فی حمل الجنازۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۴، دار الفکر، بیروت)

(۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمُ الْجِنَازَةَ، فَلْيَأْخُذْ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْأَرْبَعَةِ

(عبد الرزاق و ابن ابی شیبة) ؎۴

یعنی جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اسے چارپائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دینا چاہئے۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: إِذَا تَبِعَ أَحَدُكُمُ الْجِنَازَةَ فَلْيَأْخُذْ بِقَوَائِمِ السَّرِيْرِ الْأَرْبَعِ

(شرح منتهى الارادات) ؎۵

"رواہ ابن ابی شیبة و عبدالرزاق عن شعبة عن منصور و ذکرہ العلامة بدرالدین العینی فی الر مزو الکمال فی الفتح"

یعنی جب تم سے کوئی جنازہ کے پیچھے چلے تو اسے چارپائی کے چاروں پایوں کو کندھا دینا چاہئے۔ یہ حدیث ان کتابوں میں ہے۔(۱) ابن ابی شیبة (۲) عبدالرزاق (۳) عینی (۴) فتح القدیر

؎۴ متن کے یہ الفاظ شرح السنة للبغوی ،السنن الکبری للبیهقی و دیگر حدیث کی کتب میں موجود ہیں۔

(شرح السنۃ للبغوی، کتاب الجنائز، باب المشی مع الجنازۃ، جلد۵، صفحہ۳۳۶، المکتب الاسلامی۔دمشق، بیروت)

(السنن الکبری للبیہقی، کتاب الجنائز، جُمَّاعُ أَبْوَابِ حَمْلِ الْجِنَازَةِ، بَابُ مَنْ حَمَلَ الْجِنَازَةَ فَدَارَ عَلَى جَوَانِبِهَا الْأَرْبَعَةِ، جلد۴، صفحہ۳۰، حدیث۶۸۳۴، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔لبنان)

مصنف عبدالرزاق میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ في جنازة حمل بجوانب السرير الاربع

(مصنف عبدالرزاق، کتاب الجنائز، باب صفۃ حمل النعش، حدیث۶۵۲۰، جلد۳، باب۵۱۳، المکتب الاسلامی، بیروت)

مصنف ابن أبي شیبۃ میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ في جنازة حمل بجوانب السرير الاربع جنازة فحملوا بجوانب السرير الأربع

(مصنف ابن أبي شیبۃ، کتاب الجنائز، باب بأی جوانب السریر یبدأ أبدأ في الحمل، حدیث ۱۱۲۷۷، جلد۲، صفحہ۴۸۱، مکتبۃ الرشد، الریاض)

؎۵ (شرح منتھی الارادات، کتاب الجنائز، فصل فی حمل الجنازۃ، جلد۱، صفحہ۳۶۸، عالم الکتاب)

(مصنف ابن أبي شیبۃ، کتاب الجنائز، باب بأی جوانب السریر یبدأ أبدأ في الحمل، حدیث ۱۱۲۷۷، جلد۲، صفحہ۴۸۱، مکتبۃ الرشد، الریاض)

(مصنف عبدالرزاق، کتاب الجنائز، باب صفۃ حمل النعش، حدیث۶۵۲۰، جلد۳، باب۵۱۳، المکتب الاسلامی، بیروت)

(فتح القدیر للکمال ابن الھمام، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل فی حمل الجنازۃ، جلد۲، صفحہ۱۳۴، دارالفکر، بیروت)

کافی تلاش کے بعد بھی ہمیں الرمز للعینی میسر نہ آسکی کیونکہ یہ قلمی نسخہ ہے۔

(٦) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: إِذَا تَبِعَ أَحَدُكُمُ الْجِنَازَةَ فَلْيَأْخُذْ بِقَوَائِمِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ لِيَتَطَوَّعْ بَعْدُ أَوْ فَلْيَذَرْ أَيْ فَإِنَّهُ مِنْ السُّنَّةِ (ذكر البدر العينى فى الرمزو العلامة الز يلعى فى التبيين)[٦]

یعنی جب تم میں سے کوئی ایک جنازہ کے پیچھے چلے تو اسے چار پائی کے چاروں پایوں کو کندھا دینا چاہئے پھر اس کے بعد چاہے تو جنازہ اُٹھائے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

(٧) حضرت امام برھان الدین مرغینانی فرماتے ہیں: عن ابن عمر رضى الله عنه انه حمل جوانب السرير الا ربع (رواه عبدالرزاق و ابن ابى شيبه ،الهداية) [٧]

یعنی حضرت اِبنِ عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دیا۔

(٨) امام کاشانی فرماتے ہیں: وَرُوِيَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ – رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا – كَانَ يَدُورُ عَلَى الْجِنَازَةِ مِنْ جَوَانِبِهَا الْأَرْبَعِ (بدائع والصناع فى ترتيب الشرائع) [٨]

یعنی حضرت اِبنِ عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جنازہ کو چاروں طرفوں سے کندھا دینے کیلئے گھوما کرتے تھے۔

(٩) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان من السنة حمل الجنازة بجوانب السرير الا ربعة فمازاد فهو نا فلته (رواه محمد بن الحسن وقال وبه ناخذ، كتاب الآثار) [٩]

یعنی بلاشبہ سنّتوں میں سے ایک سنّت جنازہ کو چاروں طرفوں سے کندھا دینا ہے پھر اس پر جو زیادتی تُو کرے گا وہ نفلی عبادت ہے۔

---

[٦] (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، کیفیۃ صلاۃ الجنازۃ، جلد ١، صفحہ ٢٤٤، المطبعۃ الکبری الأمیریۃ، بولاق-القاھرۃ)
کافی تلاش کے بعد بھی ہمیں الرمز للعینی میسر نہ آسکی کیونکہ یہ قلمی نسخہ ہے۔

[٧] (نصب الرایۃ فی لأحادیث الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، فصل فی حمل الجنائز، جلد ٢، صفحہ ٢٨٦، مؤسسۃ الریان للطباعۃ والنشر، بیروت-لبنان)
رأيت بن عمر في جنازة فحملوا بجوانب السرير الأربع
(مصنف ابن أبی شیبۃ، کتاب الجنائز، باب بأی جوانب السریر یبدأ فی الحمل، حدیث ١١٢٧٧، جلد ٢، صفحہ ٤٨١، مکتبۃ الرشد، الریاض)
(مصنف عبدالرزاق، کتاب الجنائز، باب صفۃ حمل النعش، حدیث ٦٥١٨، جلد ٣، صفحہ ٥١٢، المکتب الاسلامی، بیروت)

[٨] (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصلاۃ، فَصْلٌ بَيَانُ عَدَدِ مَنْ يَحْمِلُ الْجِنَازَةَ وَكَيْفِيَّتِ حَمْلِهَا، جلد ١، صفحہ ٣٠٩، دار الکتب العلمیۃ)

[٩] (کتاب الآثار، باب حمل الجنائز، حدیث ٢٣٥، جلد ٢، صفحہ ٨٧، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(۱۰) حضرت علی ازدی فرماتے ہیں: رَأَيت ابْنَ عُمَرَ فِي جِنَازَةٍ فَحمَلَ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ

(رواه عبدالرزاق کذافی فتح القدیر) ۱۰

یعنی میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو ایک جنازہ میں دیکھا تو آپ نے چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دیا۔

(۱۱) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں من تمام اجر الجنازة أن يشيعها من اهلها و أن يحمل

بأركانها الأربع وأن يحثو فى القبر (رواه ابو بكر بن شيبه فى مصنفه و اسناده مرسل قوى) ۱۱

یعنی جنازہ کا پورا اجر اسی صورت میں ہے کہ تو گھر سے جنازہ کے ہمراہ جائے اور اس کی چاروں طرفوں کو کندھا دے اور قبر پر مٹی ڈالے۔

(۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَنْ حَمَلَ الْجِنَازَةَ بِجَوَانِبِهَا الْأَرْبَعِ فَقَدْ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ

(رواه عبدالرزاق، والهداية، والفتح القدير و مراقى الفلاح) ۱۲

یعنی جس شخص نے جنازہ کی چاروں طرفوں کو کندھا دیا اس نے اپنے اُوپر میّت کے جملہ حقوق ادا کر دیئے۔

فائدہ: امام طحاوی حنفی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: أى فقد أدى الذى من حق أخيه المسلم ولعل المراد أنه أدى معظمه ۱۳

یعنی حق کی ادائیگی سے مراد اس حق کی ادئیگی ہے جو مسلمان پر مسلمان بھائی کا ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد بڑے حق کی ادائیگی ہو۔

---

۱۰ (مصنف عبدالرزاق، کتاب الجنائز، باب صفۃ حمل النعش، حدیث ۶۵۱۸، جلد۳، صفحہ۵۱۲، المکتب الاسلامی، بیروت)
(فتح القدیر للکمال ابن الھمام، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل فی حمل الجنازۃ، جلد۲، صفحہ۱۳۴، دار الفکر، بیروت)

۱۱ (مصنف ابن أبي شيبة، کتاب الجنائز، باب ما قالوا فيما يجزئ من حمل جنازۃ، حدیث ۱۱۲۸۳، جلد۲، صفحہ۴۸۱، مکتبۃ الرشد، الریاض)

۱۲ (مصنف عبدالرزاق، کتاب الجنائز، باب صفۃ حمل النعش، حدیث ۶۵۱۸، جلد۳، صفحہ۵۱۲، المکتب الاسلامی، بیروت)
(نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، فصل فی حمل الجنائز، جلد۲، صفحہ۲۸۶، مؤسسۃ الریان للطباعۃ والنشر، بیروت)
(فتح القدیر للکمال ابن الھمام، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل فی حمل الجنازۃ، جلد۲، صفحہ۱۳۴، دار الفکر، بیروت)
(مراقی الفلاح شرح نور الایضاء، کتاب الصلاۃ، فصل فی حملھا ودفنھا، جلد۱، صفحہ۲۲۴، المکتبۃ العصریۃ)

۱۳ (حاشیۃ الطحطاوی مراقی الفلاح شرح نور الایضاء، کتاب الصلاۃ، فصل فی حملھا ودفنھا، جلد۱، صفحہ۶۰۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(۱۳) نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: "من تبع جَنَازَة و حلمها ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا"۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ (رواه الترمذی، المشکوٰۃ) [۱۴]

یعنی جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور اُسے تین بار کندھا دے تو اُس نے میّت کے جملہ حقوق ادا کردیئے۔

(۱۴) حضور پُرنور صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ حَمَلَ جِنَازَةً أَرْبَعِيْنَ خُطْوَةً كَفَّرَتْ أَرْبَعِيْنَ كَبِيْرَةً (البدائع والر مزو المراقی) [۱۵]

یعنی جو چالیس قدم جنازہ اُٹھائے تو اُس کا یہ عمل اُس کے چالیس بڑے بڑے گناہ مٹا دیتا ہے۔

ابن عابدین الشامی نے فرمایا: وَالْحَدِيْثُ الْمَذْكُورُ ذَكَرَهُ الزَّيْلَعِيُّ وَنَقَلَهُ فِي الْبَحْرِ عَنْ الْبَدَائِعِ. وَفِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَحْمِلَهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ أَرْبَعِيْنَ خُطْوَةً لِلْحَدِيْثِ الْمَذْكُورِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ النَّجَّارُ (رد المحتار علی الدر المختار) [۱۶]

یعنی مذکورہ حدیث امام زیلعی نے نقل کی اور بحر نے بدائع سے نقل کی۔ اور شرح منیة میں بھی ہے۔ اور مستحب یہ ہے کہ جنازہ کو اُٹھایا جائے تو چاروں جانب سے اُٹھایا جائے۔ یہ حدیث میں مذکور ہے اور اس کو روایت کیا ابوبکر نجار نے۔

علامہ شرنبلالی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: من حمل الجنازة أربعين خطوة كفرت عنه أربعين كبيرة (مراقی الفلاح) [۱۷]

یعنی جنازہ کو ہر جانب سے چالیس قدم اُٹھایا جائے۔

---

[۱۴] (مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب غسل المیت وتکفینہ، الفصل الثانی،، حدیث ۱۶۷۰-(۲۵)، جلد ۱، صفحہ ۵۲۶، المکتب الاسلامی، بیروت)

[۱۵] (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصلاۃ، فَصْلٌ بَيَانُ عَدَدِ مَنْ يَحْمِلُ الْجِنَازَةَ وَكَيْفِيَّةِ حَمْلِهَا، جلد ۱، صفحہ ۳۰۹، دار الکتب العلمیۃ)

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاء، کتاب الصلاۃ، باب أحکام الجنائز، فصل فی حملها و دفنها، جلد ۱، صفحہ ۲۲۴، المکتبۃ العصریۃ)

کافی تلاش کے بعد بھی ہمیں الرمز للعینی میسر نہ آسکی کیونکہ یہ قلمی نسخہ ہے۔

[۱۶] (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازہ، فروع فی صلاۃ الخوف، جلد ۲، صفحہ ۲۳۱، دار الفکر، بیروت)

[۱۷] (مراقی الفلاح شرح نور الایضاء، کتاب الصلاۃ، باب أحکام الجنائز، فصل فی حملها و دفنها، جلد ۱، صفحہ ۲۲۴، المکتبۃ العصریۃ)

امام طحطاوی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: وفی الحدیث (التصریح با ن الکبائر تکفر بھذا الفعل) (حاشیۃ الطحطاوی) [18]

یعنی اس حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ اس فعل کی وجہ سے کبیرہ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

گویا چہل قدمی انسان کے گناہوں کا صابن ہے اس پر عمل وہ کریگا جو گناہ دُھل جانے کا خیال رکھتا ہو جو محروم ہوا سے کیا کہا جائے۔

(۱۵) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: من حمل بجوانب السریر الأ ربع غفرلہ أربعون کبیرۃ (ابن عساکر-عن واثلۃ) [19]

یعنی جو شخص چارپائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

(۱۶) نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ حَمَلَ جِنَازَةً بِقَوَائِمِهَا الْأَرْبَعِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَغْفِرَةً حَتمًا (الجوھرۃ شرح القدوری) [20]

یعنی جو شخص چاروں پایوں کو کندھا دے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔

فائدہ: اہلِ انصاف فیصلہ فرمائیں کہ ہم نے اپنے موقف پر سولہ احادیث پیش کی ہیں۔ مخالفین کم از کم ایک حدیث چہل قدمی کی نفی میں پیش کریں جب کوئی حدیث نفی کی ہے نہیں تو انکار کیوں؟

آخری گذارش: الحمدللہ ان احادیثِ مبارکہ سے جہاں ان کا مسنون ہونا ثابت ہے وہاں ان کے فوائدِ جلیلہ کی تصریح بھی موجود ہے مانعین کو اگر احادیث معتبرہ پر ایمان ہے تو ان پر عمل کریں کیونکہ سچے اور پکے مسلمان کی یہی علامت ہے کہ وہ احادیثِ مبارکہ پر عمل کرے اگر خود محروم ہے تو عمل کرنے والے مسلمان کو بدعتی کہہ کر گمراہی کے گھڑے میں نہ گرڈھے۔

---

[18] (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی حملھا ودفنھا، جلد ۱، صفحہ ۶۰۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[19] (کنز العمال، حدیث ۴۲۳۳۸، کتاب الموت وأحوال تقع بعدہ وفیہ خمسۃ أبواب، الفصل الخامس فی التشییع، جلد ۱۵، صفحہ ۲۶، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

[20] (الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، جلد ۱، صفحہ ۱۰۸، المطبعۃ الخیرۃ)

﴾باب فتاویٰ احناف﴿

حضرت محمد بن الحسن شاگرد امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں: یبداء الرجل بیمین المیت المقدم علی یمینه ثم یمین المیت الموخر علی یمینه ثم یعود الی المقدم الا یسر فیضعه علی یساره ثم یاتی الموخر الایسر فیضعه علی یساره وهذا قول ابی حنیفه (کتاب الآثار) [۲۱]

یعنی جنازہ اُٹھانے والا پہلے میّت کا دایاں سرہانہ اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے۔ پھر دائیں پائتی اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے پھر بایاں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پر اُٹھائے پھر بائیں پائتی اپنے بائیں کندھے پر اُٹھائے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

امام ابن الھمام حنفی فرماتے ہیں: وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ، وَحَدَّثَنَا الْمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ بِهِ قَالَ: مِنْ السُّنَّةِ حَمْلُ الْجِنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعَةِ (فتح القدیر) [۲۲]

یعنی اور امام محمد بن حسن نے منصور بن معتمر سے یہ حدیث روایت کی ہے جنازہ کی چارپائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دینا سنّت ہے اور اِبنِ ماجہ کی روایت کے لفظ یہ ہیں کہ جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اُسے چارپائی کی سب طرفوں کو کندھا دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سنّت ہے پس منزلوں کے مسنون ہونے کا حکم دینا واجب ہوگیا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے، ثُمَّ إنَّ فِي حَمْلِ الْجِنَازَةِ شَيْئَيْنِ نَفْسَ السُّنَّةِ وَكَمَالَهَا أَمَّا نَفْسُ السُّنَّةِ أَنْ تَأْخُذَ بِقَوَائِمِهَا الْأَرْبَعِ عَلَى طَرِيقِ التَّعَاقُبِ بِأَنْ تَحْمِلَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ عَشْرَ خُطُوَاتٍ وَهَذَا يَتَحَقَّقُ فِي حَقِّ الْجَمْعِ وَأَمَّا كَمَالُ السُّنَّةِ فَلَا يَتَحَقَّقُ إلَّا فِي وَاحِدٍ وَهُوَ أَنْ يَبْدَأَ الْحَامِلُ بِحَمْلِ يَمِينِ مُقَدَّمِ الْجِنَازَةِ، كَذَا فِي التَّتَارْخَانِيَّةِ.

فَيَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْمُؤَخَّرُ الْأَيْمَنُ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْمُقَدَّمُ الْأَيْسَرُ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ الْمُؤَخَّرُ الْأَيْسَرُ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ هَكَذَا فِي التَّبْيِينِ. [۲۳]

یعنی جنازہ اُٹھانے میں دو چیزیں ہیں (۱) خود سنّت ہے (۲) کمالِ سنّت۔

---

[۲۱] (کتاب الآثار، باب حمل الجنائز، حدیث ۲۳۵، جلد۲، صفحہ ۵۷-۶۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[۲۲] (فتح القدیر للکمال ابن الھمام، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل فی حمل الجنازۃ، جلد۲، صفحہ ۱۳۴، دار الفکر، بیروت)

[۲۳] (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ وفی اثنان وعشرون بابا، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز وفیہ سبعۃ، الفصل الرابع فی حمل الجنازۃ، جلد۱، صفحہ ۱۶۲، دار الفکر، بیروت)

(۱)سنّت تو یہ ہے کہ چار آدمی پے در پے چاروں پایوں کو کندھا دیں اور دس دس قدم پر کندھا بدلیں ۔ یہ نفس سنّت چاروں حاملین جنازہ کے حق میں متحقق ہوگی ۔

(۲) کمال سنّت صرف اسی شخص کے حق میں پائی جائے گی ۔ جو سب سے پہلے چارپائی کا دایاں سرہانہ اُٹھائے اسی طرح فتاویٰ تاتا رخانیہ میں مذکور ہواہےاور تبیین الحقائق میں ہے کہ جنازہ اُٹھانے والے کو چاہئے کہ وہ پہلے دائیں سرہانے کواُٹھائے پھردائیں پائیتی کوپھر بائیں سرہانے کوپھر دائیں پائیتی کواُٹھائے ۔

(۳) تبیین الحقائق میں ہے، وَيَنْبَغِي أَنْ يَحْمِلَهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ عَشْرَ خُطُوَاتٍ لِقَوْلِهِ – عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ – "مَنْ حَمَلَ جِنَازَةً أَرْبَعِينَ خُطْوَةً كُفِّرَتْ عَنْهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً" [۲۴]

یعنی اور چاہئے کہ وہ جنازہ کی ہر جانب کودس قدم اُٹھائے ۔اُس کے چالیس بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں ۔

(۴) درمختار میں ہے،(وَإِذَا حَمَلَ الْجِنَازَةَ وَضَعَ) نَدْبًا (مُقَدَّمَهَا) بِكَسْرِ الدَّالِ وَتُفْتَحُ وَكَذَا الْمُؤَخَّرُ (عَلَى يَمِينِهِ) عَشْرَ خُطُوَاتٍ لِحَدِيثِ "مَنْ حَمَلَ جِنَازَةً أَرْبَعِينَ خُطْوَةً كَفَّرَتْ عَنْهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً" (ثُمَّ) وَضَعَ (مُؤَخَّرَهَا) عَلَى يَمِينِهِ كَذَلِكَ، ثُمَّ مُقَدَّمَهَا عَلَى يَسَارِهِ ثُمَّ مُؤَخَّرَهَا كَذَلِكَ، فَيَقَعُ الْفَرَاغُ خَلْفَ الْجِنَازَةِ فَيَمْشِي خَلْفَهَا [۲۵]

یعنی اور جب کوئی جنازہ اُٹھانا چاہےتواس کیلئے مستحب ہے کہ وہ دایاں سرہانہ اپنے دائیں کندھے پراُٹھا کردس قدم چلے پھر دائیں پائتی اپنے دائیں کندھے پراُٹھا کردس قدم چلے پھر بایاں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پراُٹھا کردس قدم چلے پھر بائیں پائتی اپنے بائیں کندھے پراُٹھا کردس قدم چلے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جنازہ کو چالیس قدم کندھادےاُس کے چالیس کبیرہ گناہ بخشے جاتے ہیں ۔

(۵)بدائع الصنائع میں ہے،وَمَنْ أَرَادَ إكْمَالَ السُّنَّةِ فِي حَمْلِ الْجِنَازَةِ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَحْمِلَهَا مِنْ الْجَوَانِبِ الْأَرْبَعِ لِمَا رَوَيْنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ – رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا – أَنَّهُ كَانَ يَدُورُ عَلَى الْجِنَازَةِ عَلَى جَوَانِبِهَا الْأَرْبَعِ فَيَضَعُ مُقَدَّمَ الْجِنَازَةِ عَلَى يَمِينِهِ، ثُمَّ مُؤَخَّرَهَا عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ مُقَدَّمَهَا عَلَى يَسَارِهِ، ثُمَّ مُؤَخَّرَهَا عَلَى يَسَارِهِ، كَمَا بَيَّنَ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ [۲۶]

---

[۲۴] (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق،کتاب الصلاۃ،باب الجنائز،کیفیۃ صلاۃ الجنازۃ،جلد۱،صفحہ۲۴۵،المطبعۃ الکبری الأمیریۃ،بولاق-القاھرۃ)

[۲۵] (ردالمحتار علی الدرالمختار،کتاب الصلاۃ،باب صلاۃ الجنازہ،فروع فی صلاۃ الخوف،جلد۲،صفحہ۲۳۱،دارالفکر،بیروت)

[۲۶](بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،کتاب الصلاۃ،فَصلٌ بَيَانُ عَدَدِ مَنْ يَحْمِلُ الْجِنَازَةَ وَكَيْفِيَّةِ حَمْلِهَا، جلد۱،صفحہ۳۰۹،دارالکتب العلمیۃ)

یعنی اور جو شخص جنازہ اُٹھانے میں پوری سنّت کا ارادہ کرے اُسے چاروں طرفوں کو کندھا دینا چاہئے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جنازہ کی چاروں طرفوں کو گھوم کر کندھا دیا کرتے تھے۔ پس یہ شخص اپنے دائیں کندھے پر دایاں سرہانہ اُٹھائے پھر دائیں پائتی پھر بائیں کندھے پر بایاں سرہانہ اُٹھائے پھر بائیں پائتی۔ جیسا کہ منزلوں کا یہ طریقہ امام محمد بن الحسن نے کتاب جامع صغیر میں بیان فرمایا ہے۔

(۶) بدائع الصنائع میں ہے، وَيَنْبَغِي أَنْ يَحْمِلَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ عَشْرَ خُطُوَاتٍ لِمَا رُوِيَ فِي الْحَدِيثِ " مَنْ حَمَلَ جِنَازَةً أَرْبَعِينَ خُطْوَةً كَفَّرَتْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً " [۲۷]

یعنی اور اُٹھانے والے کو چاہئے کہ وہ جنازہ کی ہر طرف کو دس دس قدم کندھا دے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو شخص میت کو چالیس قدم اُٹھائے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

(۷) امام ابوالاخلاص شرنبلالی حنفی فرماتے ہیں: "وينبغي" لكل واحد "حملها أربعين خطوه يبدأ" الحامل "بمقدمها الأ يمن" فيضعه "على يمينه" أى على عاتقه الأ يمن ويمينها أى الجنازة ماكان جهة يسار الحامل لأن الميت يلقى على ظهره ثم يوضع مؤخرها الأ يمن عليه أى على عاتقه الأ يمن "ثم" يضع "مقدمها الأ يسر على يساره" أى على عاتقه الأ يسر "ثم يختم ب" الجانب "الأيسر" يحملها "عليه" أى على عاتقه الأ يسر فيكون من كل جانب عشر خطوات لقوله صلى اللّٰه عليه وسلم "من حمل الجنازة أربعين خطوة كفرت عنه أربعين كبيرة" ولقول أبى هريرة رضى الله عنه "من حمل الجنازة بجوانبها الأ ربع فقد قضى الذى عليه ـ (مراقى الفلاح) [۲۸]

یعنی ہر جنازہ اُٹھانے والے کو چاہئے کہ وہ چالیس قدم جنازہ اُٹھائے اور اس کا یہ طریقہ یہ ہے کہ وہ جنازہ کے دائیں سرہانہ سے ابتداء کرے اور اُسے اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے۔ پھر دائیں پائتی کو اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے۔ پھر بائیں سرہانہ کو اپنے بائیں کندھے پر اُٹھائے پھر بائیں پائتی کو اپنے بائیں کندھے پر اُٹھائے۔ اور دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازہ کو چالیس قدم اُٹھائے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی جنازہ کی چاروں طرفوں کو کندھا دے اُس نے میّت کے جملہ حقوق ادا کر دیئے۔

---

[۲۷] (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصلاۃ، فَصْلٌ بَيَانُ عَدَدِ مَنْ يَحْمِلُ الْجِنَازَةَ وَكَيْفِيَّتِ حَمْلِهَا، جلد۱، صفحہ۳۰۹، دارالکتب العلمیۃ)

[۲۸] (مراقی الفلاح شرح نورالایضاء، کتاب الصلاۃ، باب أحکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، جلد۱، صفحہ۲۲۳-۲۲۴، المکتبۃ العصریۃ)

(۸)امام صدرالشریعہ فرماتے ہیں: وسن فی حمل الجنازہ اربعہ وان تضع مقدمها ثم موخر ها علی یمینك ثم مقدمها ثم موخر ها علی یسارك (شرح وقایہ) [۲۹]

یعنی اور جنازہ اُٹھانے میں سنّت یہ کہ اُسے چار شخص اُٹھائیں۔اور یہ بھی سنّت ہے کہ جنازہ کے دائیں سرہانے کو اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے پھر اس کی دائیں پائتی کو اسی کندھے پر اُٹھائے پھر اس کے بائیں سرہانہ کو اپنے بائیں کندھے پر اُٹھائے۔پھر اسکی بائیں پائتی کو اسی کندھے پر اُٹھائے۔

(۹)کمال الدین ابن الھمام فرماتے ہیں: فَالْحَاصِلُ أَنْ تَضَعَ يَسَارَ السَّرِيرِ الْمُقَدَّمَ عَلَى يَمِينِكَ ثُمَّ يَسَارَهُ الْمُؤَخَّرَ ثُمَّ يَمِينَهُ الْمُقَدَّمَ عَلَى يَسَارِكَ ثُمَّ يَمِينَهُ الْمُؤَخَّرَ؛ لِأَنَّ فِي هَذَا إيثَارًا لِلتَّيَامُنِ

(حواشی شلبیه علی التبیین)[۳۰]

یعنی پس حاصلِ کلام یہ ہے کہ تو میّت کی چارپائی کے بائیں سرہانے کو اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے پھر بائیں پائتی کو اسی کندھے پر اُٹھائے پھر چارپائی کا دایاں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پر اُٹھائے پھر اس کی دائیں پائتی کو اسی کندھے پر اُٹھائے کیونکہ اس میں دائیں طرف کو بائیں طرف پر تقدم ملتا ہے۔

(۱۰)شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: سنّت نزد ما آنست که بردارِ ند آنراچھا رکس زیرا که روایت کردہ شد ہ است ابن مسعود که گفت از سنت ست حمل جنازہ از چھار جانب روایت کردہ است این راامام محمد در آثار از ابی حنیفه بسند وے تا ابن مسعود وھم چنیں روایت کردہ است ابو دائود وطیالسی وابن ابی شیبه و عبدالرزاق از شعبه از منصور (اشعة اللمعات) [۳۱]

یعنی ہم حنفیوں کے نزدیک سنّت یہ ہے کہ جنازہ کو چار آدمی اُٹھائیں۔کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰدعنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سنّت یہ ہے کہ جنازہ کو چاروں طرفوں سے اُٹھایا جائے۔اس حدیث کو امام محمد نے امام اعظم ابوحنیفہ سے ان کی سند تا حضرت ابن مسعود کے ساتھ روایت کیا ہے اور اسی قسم کی حدیث ائمہ حدیث ابوداؤد وطیالسی،ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے روایت کی ہے۔

---

[۲۹] (شرح وقایہ،صفحہ۲۵۷)

[۳۰] (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق،کتاب الصلاۃ،باب الجنائز،کیفیۃ صلاۃ الجنازۃ،جلد۱،صفحہ۲۴۵،المطبعۃ الکبری الأمیریۃ،بولاق-القاهرۃ)

(۱۱)صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی مصدقہ کتاب بہارِ شریعت میں ہے سنّت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اُٹھائیں ایک ایک پایہ ایک شخص لے اور یہ بھی سنّت ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور با ہر دس دس قدم چلے اور پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے دائیں سرہانے کو کندھا دے پھر دہنی پائتی کو پھر بائیں سرہانے کو پھر بائیں پائتی کو اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے نیز حدیث میں ہے جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اُس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔

(جوہرہ، عالمگیری، درمختار) ۳۲

فائدہ: چہل قدمی کا یہی حکم فقہ حنفی کی باقی تمام معتبر کتبِ متون وشروح وحواشی وفتاویٰ میں مذکور ہے۔اس کے بعد چہل قدمی کو کوئی بدعت نہ کہے گا مگر وہی جو منکرِ فقہ ہے یا جاہل اجہل یا بدمذہب وہابی۔

اھلِ اسلام سے اپیل: صدیوں سے جن مسائل وعقائد کے مشائخ اور علماء پابند رہے۔ان کیلئے جو بھی بدعت کا فتویٰ لگائے یا انکار کرے تو سمجھ لیں اس کیلئے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ سے مخالفت کی نحوست گلے میں پڑی ہے اور احادیثِ مبارکہ سے جو حدیث ہے جو بھی اپنے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کے طریقہ اور عقیدہ سے ہٹ گیا وہ جہنم میں گیا جیسا کہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔

(۱) نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ: أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ (مشكوة باب الاعتصام) ۳۳

یعنی اللہ میری اُمت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے علیحدہ ہو وہ جہنم میں گیا۔

فائدہ: یہ چہل قدمی اُمتِ حبیب ﷺ ایک بڑی جماعت میں اور قدیم الایام سے مروج ہے جو احادیثِ مبارکہ اور فقہ سے بھی ثابت ہے اب جو منکر ہے وہ جماعتِ حق سے نکل کر سیدھا جہنم گیا اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق بخشے تو پھر نجات کی اُمید ہے۔

---

۳۱ (اشعۃ اللمعات، جلد۱، صفحہ۶۸۲)

۳۲ (بہارِ شریعت، جلد۱، حصہ چہارم، صفحہ۸۳۲، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

(الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، صفحہ۱۳۹، باب المدینہ کراچی)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، جلد۱، صفحہ۱۶۲، دارالفکر، بیروت)

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، جلد۳، صفحہ۱۵۸-۱۵۹، دارالمعرفۃ، بیروت)

۳۳ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، حدیث۱۷۳، جلد۱، صفحہ۶۱، المکتب الاسلامی، بیروت)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ'' رَوَاهُ أَحْمد (مشکوٰۃ) ۳۴

یعنی شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کا ایک بھیڑیا ہوتا ہے بھاگنے والی اور دور والی اور کنارے پر رہنے والی بکری کو یہ بھیڑیا پکڑتا ہے اور تمام پہاڑ کے دروں سے بچو اور جماعت کو لازم پکڑو۔

فائدہ: سب کو معلوم ہے کہ یہ اہلسنّت کے مروج طریقے قدیم سے ہیں اور ان ہی سے ہر فرقہ جدا ہوا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعتِ حق اہلسنّت کے ساتھ رہنے کی تلقین بھی فرمائی اور اُسے ایک بہترین مثال سے بھی سمجھایا ہے تا کہ کوئی قسمت کا مارا جماعتِ حق اہلسنّت سے جدا نہ ہو جائے۔

(۳) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شبرًا فقد خلع رقة الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ'' رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ (مشکوٰۃ) ۳۵

یعنی جو جماعت سے بالش بھر علیحدہ ہوا اُس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اُتار دیا۔

غور فرمایئے کہ جو بھی اہلسنّت حق جماعت سے علیحدہ ہو کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناتا ہے یعنی اپنا نظریہ قائم کرتا ہے وہ گویا اسلام سے علیحدہ ہو گیا۔

انتباہ: اس کے علاوہ اور بھی متعدد روایات ہیں ان سب کا یہی مقصد ہے کہ اہلِ حق سے ہٹ کر اپنا عندیہ قائم کرنا اُلٹا اہلِ حق کو بدعت کا نشانہ بنانا گمراہی کی علامت ہے جب ہم نے احادیثِ صحیحہ وفقہ حنیفہ وغیرہ سے اس کا ثبوت پیش کر دیا ہے اس کے باوجود پھر بھی کوئی اسے بدعت کہتا ہے تو پھر وہ اپنی قسمت پر ماتم کرے کہ وہ اہلِ حق سے نکل کر سیدھا جہنم گیا۔

وما علینا الا البلاغ

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

از قلم حقیقت رقم ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی

بہاولپور۔ پاکستان ۲۳ صفر ۱۳۹۸ھ

---

۳۴ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثالث، حدیث ۱۸۴، جلد ۱، صفحہ ۶۵، المکتب الاسلامی، بیروت)

۳۵ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثالث، حدیث ۱۸۵، جلد ۱، صفحہ ۶۵، المکتب الاسلامی، بیروت)